لاکھوں کشمیریوں کے حقوق کے تحفظ اور جدوجہد کیلئے ایک توانا آواز تھے، خداداد صلاحیتوں کے مالک سردار صاحب ہمارے مروجہ ارباب اقتدار سے بالکل مختلف تھے۔

انتہائی دیندار، محب وطن، شریف شخصیت تھی، والد گرامی کے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور دادا جان شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے خصوصی مراسم تھے، شریعت بل جیسے اہم اور نازک موڑ پر ہمیشہ والد محترم کا ساتھ دیا، اور تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے بحیثیت صدر آزاد کشمیر ملک کے طول وعرض میں بذات خود جلسوں، جلوسوں اور اجتماعات میں شرکت کی۔اس کے علاوہ وہ پاکستان کی قانون سازی اور اسلامائزیشن میں بھی بھرپور حصہ لیا، مولانا قاری سعیدالرحمٰن مرحوم کے مدرسے کے قریب کامران ہوٹل میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا سمیع الحق کے ساتھ مل کر شانہ بشانہ رہے۔

سردار صاحب مرحوم کو سب سے اہم کارنامہ جسے تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا، سب سے پہلے قادیانیوں کے اقلیتی فیصلہ کو کشمیر میں عمل درآمد اور منظوری تھی۔ بعد میں جب سردار صاحب عمر اور بیماری کی وجہ سے کمزور ہوئے تو باقاعدہ طور پر اپنے لائق وفائق فرزند ارجمند جناب سردار عتیق احمد خان کو آگے لائے، سردار عتیق بھی اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نمایاں کردار ادا کیا۔

دارالعلوم حقانیہ اور جمعیۃ علماء اسلام سردار عتیق احمد خان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔

## حضرت مولانا یوسف قریشیؒ (خطیب تاریخی مسجد مہابت خان)

ہمارے قریبی رشتہ دار اور بزرگ، تاریخی مسجد مہابت خان کے خطیب اور جامعہ اشرفیہ پشاور کے مہتمم مولانا یوسف قریشیؒ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہم سے بچھڑ گئے۔مرحوم تادمِ وفات تدریس، تصنیف، تالیف، خطابت وامامت سے وابستہ رہے۔جہد مسلسل اور استقامت کی وجہ سے آخر تک مدرسہ کے انتظام وانصرام انجام دیتے رہے۔دینی غیرت وحمیت اپنے والدِ ماجد خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالودود سے وراثت میں ملی۔اظہار حق اور ابطال باطل کی وجہ سے بعض اوقات ارباب اختیار کے ستم کا نشانہ بنے رہے، ایک آدھ مرتبہ خطابت سے بھی ہٹائے گئے، مدرسہ بھی سیل کر دیا گیا۔علم وقلم سے آخر وقت تک رشتہ جڑا رہا۔اپنے ماہنامہ ''صدائے اسلام'' کو کئی سالوں سے جیسے تیسے شائع کرتے رہے۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی اولاد برادرم مولانا احتشام الحق، مولانا محمد طیب (خطیب مسجد مہابت خان پشاور)، مولانا محمد آصف، مولانا محمد اقبال ودیگر کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔امین

(یہ چند تعزیتی سطور ان مشاہیر کی خدمات کیلئے یقیناً کافی نہیں، عیدالاضحیٰ کی آمد، دارالعلوم کی تعطیلات اور صفحات کی کمی کے باعث کما حقہ حق ادا نہ ہو سکا۔جس کا افسوس ہے)